واعظ الجمعہ

بڑوں کا ادب و احترام اور تربیتِ اولاد

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

أهل السنة

لتحقيق الكتب والطباعة والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت

www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: بڑوں کا ادب واحترام اور تربیتِ اولاد

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق قادری، مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۱۲

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء

بڑوں کا ادب واحترام اور تربیتِ اولاد

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِنَ الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب

حضراتِ ذی وقار! اسلام ایک پاکیزہ اور جامع دِین ہے، یہ ہمیں اپنے بڑوں اور بزرگوں سے ادب واحترام کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دیتا ہے، ان کے کام آنا، ان کے مَصائب وآلام کو دُور کرنا، ان کے دُکھ درد بانٹنا، ان کے ساتھ ہمدردی، غمخواری اور شفقت سے پیش آنا، بہت بڑی نیکی اور باعثِ اجر وثواب ہے۔ عمر رسیدہ لوگوں کا ادب، احترام اور ان سے محبت، اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی کا بہترین ذریعہ ہے، اِن کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے، حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ الله إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ»[1] "یقیناً عمر رسیدہ مسلمان کی عزّت وتکریم، اللہ تعالی کی تعظیم وتکریم ہے"۔

(١) "سنن أبي داود" كتابُ الأدب، ر: ٤٨٤٣، صـ٦٨٤.

بزرگوں کی عزّت وتکریم

میرے بھائیو! رحمتِ کونین ﷺ نے اپنی اُمّت کوبزرگوں کی عزّت وتکریم کی خاص تلقین فرمائی، اور انہیں یہ تاکید فرمائی کہ کم عمر اَفراد اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کا ادب واحترام کریں، اور بڑے چھوٹوں سے نرمی و شفقت سے پیش آئیں اور اُن پر رحم کریں۔ حضرت سیّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا!»[1] "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے!"۔ ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «كَبِّرِ الكُبْرَ»[2] "بڑے کے مرتبہ اور عزّت کا خیال رکھو!"۔

حضراتِ گرامی قدر! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہماری عزّت وتکریم کرے، تو ہمیں بھی اپنے بڑے بزرگوں، اور عمر رسیدہ لوگوں کی عزّت اور ان کا ادب واحترام کرنا ہوگا۔ حضرت سیّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخاً لِسِنِّهِ، إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ»[3] "جو جوان کسی بوڑھے کی بزرگی کے باعث اس کی عزّت کرتا ہے، اللہ تعالی اُس جوان کے لیے بھی کسی کو مقرّر فرمادیتا ہے، جو اِس کے بڑھاپے میں اس کی عزّت کرے گا"۔

جو لوگ اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کا لحاظ نہیں کرتے، ان کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتے ہیں، ان کے آگے زبان درازی کرتے ہیں، ایسوں کے لیے حدیثِ پاک میں خصوصی طور پر یہ وعید ہے، کہ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في رحمة الصبيان، ر: ١٩١٩، صـ٤٤٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ الأدب، ر: ٦١٤٣، صـ١٠٧١.

(٣) "سنن الترمذي" أبوابُ البرّ والصلة، ر: ٢٠٢٢، صـ٤٦٦.

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا»[1] "وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا"۔

میرے عزیز دوستو! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ یتیموں، بیواؤں، کمزوروں اور مسکینوں کی مدد کے ساتھ ساتھ، بڑی عمر کے لوگوں کے ساتھ بھی نہایت شفقت سے پیش آتے، ان کا ادب واحترام اور عزّت افزائی کرتے ہوئے، اُن کا بوجھ تک اپنے شانۂ نبوّت پر اٹھالیا کرتے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضورِ اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ قریب تھیں، سرورِ کونَین ﷺ کے اَوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: «إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِيْ الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ»[2] "آپ صِلہ رحمی فرماتے ہیں، لوگوں کا بار اُٹھاتے ہیں، ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور راہِ حق میں پیش آنے والے مَصائب میں مدد فرماتے ہیں"۔

عزیزانِ محترم! چونکہ اسلامی تعلیمات مکمل طور پر ادب واحترام پر مبنی ہیں، لہٰذا ادب واحترام ہی کی تعلیم وتلقین کرتی ہیں، اس کارخانۂ قدرت میں جس جس کو جو جو نعمتیں ملیں، ادب واحترام کی بنا پر ملیں، اور جو ادب سے محروم ہے، حقیقۃً ایسا شخص ہر نعمت سے محروم ہے، شاید اسی لیے کسی نے کہا ہے کہ "باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب!"۔

---

(۱) "سنن أبي داود" كتابُ الأدب، بَابُ في الرَّحمة، ر: ٤٩٤٣، صـ٦٩٦.

(۲) "صحيح البخاري" كتابُ بَدْءُ الْوَحْيِ، ر: ٣، صـ١.

والدین کا اَدب واحترام

عزیزانِ مَن! اس دنیا میں سب سے زیادہ حُسنِ سُلوک، عزّت افزائی اور ادب واحترام کے لائق ہمارے اپنے والدین ہیں، والدین سے بھلائی کا مطلب بھی یہی ہے، کہ ان کے ساتھ نیکی کی جائے، ان کی عزّت و تکریم، اور ان کا ادب واحترام کیا جائے، ان کے ہر جائز حکم پر بخوشی عمل کیا جائے، ان کی خدمت کے لیے ہر دَم کوشاں رہا جائے، اور انہیں خوشی فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

یاد رکھیے! جو مسلمان اپنے والدین کے ساتھ عزّت واحترام اور اَدب کا مُعاملہ کرتا ہے، اللہ تعالی دنیا ہی میں اس کی عزّت واحترام کا سامان کر دیتا ہے، اور اس کی اپنی اولاد کے دل میں اس کی عزّت ڈال دی جاتی ہے۔ رَحمتِ عالمیان ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: «بَرُّوا آباءَكُمْ، تَبَرُّكُمْ أَبْنَاؤُكُم!»[1] "اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے!"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں، کہ ایک شخص سرکار اَبدِ قرار ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر جہاد کی اجازت مانگنے لگا، مصطفی کریم ﷺ نے فرمایا: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟» "کیا تمہارے والدین حیات ہیں؟" اُس نے عرض کی: جی ہاں، نبیٔ پاک ﷺ نے فرمایا: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ»[2] "تو اُن کی خدمت کرو، اسی میں تمہارا جہاد ہے!"۔

میرے محترم بھائیو! والدین کے حقوق سے کسی بھی طرح کی رُوگردانی کرنا، یا اُن

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتابُ البِرِّ والصِّلة، ر: ٧٢٥٩، ٧/ ٢٥٩٢.

(٢) "صحيح مسلم" باب برّ الوالدَين وأيّهما أحقّ به، ر: ٦٥٠٤، صـ١١١٧.

کے ساتھ بے ادبی، یا اپنے رویے سے اُن کی عزّت وتکریم میں کمی لانا، جنّت سے محرومی کا سبب بن سکتا ہے، حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «رَغِمَ أَنْفُه، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُه، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُه!» "اُس کی ناک خاک آلود ہو، وہ برباد ہوجائے، اُس کی ناک خاک آلود ہو!" عرض کی گئی: یارسولَ اللہ کس کی؟ فرمایا: «مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرَ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ!»(۱) "جو اپنے بوڑھے والدین میں سے ایک یا دونوں کو پائے، پھر بھی اُن کی خدمت کرکے جنّت کا حقدار نہ ہوسکے!"۔

حدیثِ پاک میں ہے، نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَقِّرِ الْكَبِيْرَ، وَارْحَمِ الصَّغِيْرَ، تُرَافِقْنِيْ فِيْ الْجَنَّةِ»(۲) "بڑوں کی تعظیم وتوقیر کرو، اور چھوٹوں پر شفقت کرو، توتم جنّت میں میری رَفاقت پالوگے"۔

اچھی تعلیم وتربیت کی اہمیت وفوائد

برادرانِ اسلام! والدین کا کردار ان کی اولاد کے لیے مشعلِ راہ ہوتا ہے، کہ بچہ اپنے والدین کے کردار کا آئینہ دار ہوتا ہے، اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے کل کو ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنیں، ہماری عزّت، اَدب اور احترام کریں، توانہیں اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرائیے، ہمیشہ اپنے سے بڑوں کی عزّت اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنے کی نصیحت کیجیے، اور اپنے والدین سے حسنِ سُلوک، ان کا ادب واحترام، ان کی اِطاعت وفرمانبرداری کا درس دیتے رہیے، رشتہ داروں کی پہچان کرائیں، اور اُن کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے، اُن سے مَیل جول کے طریقے اور

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والأدب، ر: ٦٥١١، صـ١١١٩.
(۲) "شُعَب الإيمان" ٧٥- باب في رحمة ...إلخ، ر: ١٠٩٨١، ٧/ ٣٥١١.

آداب بھی سکھائیے؛ تاکہ وہ ان سے صِلہ رحمی کریں۔ نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «تَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ؛ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ»[1] "اپنے رشتہ داروں کو پہچانو؛ تاکہ رشتوں کا لحاظ رکھ سکو؛ کیونکہ رشتہ داروں سے حسنِ سُلوک، خاندان میں محبت اور مال وعمر میں برکت کا باعث ہے"۔

رفیقانِ گرامی قدر! بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت، اِن میں عقائدِ اہلِ سنّت کی پختگی، اَخلاق کی درستگی، اور اعمال میں پاکیزگی لانے کا سبب بنتی ہے، جس سے ان کے اندر بلندئ کردار، وسعتِ فکر ونظر اور عزّتِ نفس کا اِحساس پیدا ہوتا ہے۔ اَقوامِ عالم کی تاریخ بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر پوری توجہ دی، وہ ہر زمانے میں کامیاب رہے، اور جن لوگوں نے اس بات کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا، اولاد کی صحیح پرورش وتربیت سے غافل رہے، مُعاشرے میں انہیں کوئی عزّت نہ مل سکی، اور کل بروزِ قیامت اس کوتاہی پر ان سے باز پُرس بھی ہوگی۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ...وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِه، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»[2] "تم سب اپنی اپنی جگہ ذمّہ دار ہو، اور تم سب سے تمہارے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا...، مرد اپنے اہل وعِیال کا ذمّہ دار ہے، اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں ذمّہ دار ہے، اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا!"۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب البرّ والصلة، ر: ١٩٧٩، صـ٤٥٨.
(٢) "صحيح البخاري" باب الجُمُعَةِ في القُرى والمُدن، ر: ٨٩٣، صـ١٤٤.

حضرت سیِّدُنا علی -کرّمَ اللہ وجہہ- نے فرمایا: «عَلِّمُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمُ الْخَيْرَ»[1] "اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بھلائی کی تعلیم دو"۔

اولاد کی اچھی تربیت ہی اچھے مُعاشرے کی بنیاد ہے، جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَداً مِنْ نَحْلٍ، أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ»[2] "باپ کی طرف سے اولاد کے لیے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں، کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے"۔

عزیزانِ گرامی! بعض لوگوں کو اپنی اولاد میں بچوں سے زیادہ محبت ودلچسپی ہوتی ہے، جبکہ بچیوں کو وہ بوجھ سمجھتے ہیں، اسی لیے ان کی خبر گیری اور تربیت میں بھی کوتاہی برتتے ہیں، یہ عمل بہت بڑے مُعاشرتی بگاڑ کا سبب ہے، اسلام نے خصوصیت کے ساتھ بچیوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی تاکید فرمائی ہے، اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ»[3] "جس کی تین بیٹیاں ہوں، اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے، اور مناسب جگہ ان کی شادی کردے، اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرے، اس کے لیے جنّت ہے"۔

اولاد سے یکساں حُسنِ سلوک کا حکم

میرے عزیز! اللہ کے حبیب ﷺ نے ہمیں ساری اولاد کے درمیان برابری کا حکم فرمایا ہے، اور یہ بھی کہ ان کے درمیان کوئی فرق نہ کیا جائے، ارشاد فرمایا:

---

(١) "شعب الإيمان" باب في حقوق الأولاد والأهلين، ر: ٨٧٠٤، ٦/ ٢٩١١.
(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في أدب الولد، ر: ١٩٥٢، صـ٤٥٣.
(٣) "سنن أبي داود" باب في فَضْلِ مَنْ عال يَتَامَى، ر: ٥١٤٧، صـ٧٢٣.

«اِتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ!»[1] "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان برابری رکھو!"۔

بیٹے کو بوسہ و محبت زیادہ دینے، اور بیٹی کو محبت سے محروم کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے تنبیہ فرمائی ہے، کہ اس مُعاملہ میں بھی اپنے بچوں میں برابری کی جائے، ایک شخص حضور نبئ کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اس کا بچہ آیا، اس نے اسے اُٹھایا، چوما اور اپنی گود میں بیٹھا لیا، پھر کچھ دیر بعد اس کی بچی آئی، تو اس نے اسے اُٹھایا اور اپنی ایک جانب بٹھا دیا، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «فَهَلَّا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا»[2] "تم ان دونوں کے درمیان برابری کا سلوک کیوں نہیں کرتے!"۔

اولاد کی اسلامی تعلیم وتربیت کا اہتمام

پیارے بھائیو! والدین کی اوّلین ذمّہ داری ہے، کہ بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کرکے انہیں اچھا، ذمّہ دار اور مثالی مسلمان بنائیں؛ کیونکہ اگر بچے کی صحیح دیکھ بھال کی جائے، تو وہ بڑا ہو کر بے شمار قابلیتوں کے ساتھ، مُعاشرے میں بہترین کردار ادا کرسکتا ہے، خود اپنے آپ کو اور پورے مُعاشرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ بچوں کی تربیت کے ابتدائی مَراحل کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ»[3] "بچے جب سات سال کے ہو

---

(١) "صحيح البخاري" باب الإِشْهادِ فِي الْهِبَة، ر: ٢٥٨٧، صـ٤١٨.

(٢) "شرح معاني الآثار" للطحاوي، كتاب الهبة والصدقة، ر: ٥٨٤٧، ٤/ ٨٩. و"تاريخ دمشق" لابن عساكر، ١٤٦٦-الحسن بن منصور بن هاشم أبو القاسم الحمصي الإمام، ١٣/ ٣٩٦.

(٣) "سنن أبي داود" باب متى يؤمَر الغلام بالصلاة، ر: ٤٩٥، صـ٨٢.

جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو، اور جب وہ دس برس کے ہوں تو (نماز نہ پڑھنے پر) اُنہیں مارو، اور ان کے بستر الگ الگ کر دو!"۔

تعلیم وتربیت میں نرمی وشفقت کا پہلو

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! بچوں کی تعلیم وتربیت میں نرمی وشفقت کا پہلو پیشِ نظر رہے، حتی الاِمکان انہیں پیار ومحبت سے سمجھانے، اور اپنی بات پر قائل کرنے کی کوشش کریں، ان پر بے جا سختی اور تُرش رَوِی سے گریز کیا جائے؛ ہمارے پیارے نبی ﷺ بچوں کے ساتھ بہت مہربانی اور نہایت شفقت سے پیش آیا کرتے، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں فرمایا: «مَا رَأَيْتُ أَحداً كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ»[1] "میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر، بچوں پر مہربانی فرمانے والا کسی کو نہیں دیکھا"۔

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کے دل میں اللہ تعالی، اس کے رسول ﷺ، دینِ اسلام، علمائے اسلام اور بزرگوں کی محبت، ان کا ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر پیدا کرنے کی کوشش کرے، عام مسلمانوں کے ساتھ بھی محبت، خُلوص اور عزّت کے ساتھ پیش آنے کی تربیت دے، اور انہیں مُعاشرے کا اچھا فرد بنا کر جینے کا ڈھنگ سکھائے۔

تربیتِ اولاد سے متعلق چند ضروری آداب

عزیز دوستو! ہم پر یہ بھی لازم وضروری ہے، کہ اپنی اولاد کو مہمان نوازی کے آداب سکھائیں؛ کہ یہ انبیاء ومرسَلین کا طریقہ ہے، ان کی یہ بھی تربیت کریں کہ پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سُلوک کیسے کرنا ہے، ان کے حقوق اور فضائل بتائیں، ان کے ذہنوں

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، ر: ٦٠٢٦، صـ١٠٢٣.

میں یہ بھی راسخ کریں، کہ جب کسی محفل میں ہوں تو توجہ سے اچھی باتوں کو سنیں، بڑے جب بات کریں تو چھوٹے خاموش رہیں، جب کوئی کچھ سمجھائے تو اس کی بات پوری توجہ سے سنیں، اور اس پر عمل کی کوشش بھی کریں، جب کہیں گفتگو کا موقع ہو تو انتہائی ادب واحترام کے ساتھ اچھی باتیں کریں، یعنی کچھ بولنے سے پہلے اچھی طرح تول لیں!۔

ان سب آداب کی مختصر وجامع الفاظ میں تعلیم دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ كَانَ يُؤْمِن بِالله وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِن بِالله وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِن بِالله وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ»[1] "جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو اللہ عزّوجلّ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔ اور جو اللہ جلّ جلالہ اور یومِ آخرت کو مانتا ہے، اسے چاہیے کہ مہمان کا اِکرام (مہمان نوازی) کرے"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ان آداب اور تربیت کی بنیادی باتوں کو اس لیے کمالِ ایمان قرار دیا، کہ ان کی اَہمیت بہت زیادہ ہے، اور مُعاشرے پر ان کے اچھے اثرات بھی بہت عظیم ہیں۔

جانِ برادر! اولاد کی اچھی تربیت کے لیے یہ بھی ضروری ہے، کہ والدین اِنہیں وقت دیں، اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کریں، صرف مدرسے یا اسکول بھیج کر مطمئن ہو جانا، اور بذاتِ خود اِن کی تربیت کا اہتمام نہ کرنا، والدین کی بہت بڑی بھول ہے، جس کے باعث اکثر اوقات اولاد اچھی تربیت سے محروم رہ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی خاطر خود اپنے اَخلاق، عادات اور اَطوار

---

(١) "صحیح مسلم" کتاب الإیمان، ر: ١٧٣، صـ٤١.

بھی بہتر بنائے؛ کیونکہ بچوں کے لیے پہلی تربیت گاہ وہ ماحول ہے جو انہیں گھر میں ملتا ہے، لہذا بچہ اپنے والدین میں جو عادات واَخلاق دیکھتا ہے، انہیں فوراً اپنا لیتا ہے، چنانچہ اگر والدین کی عادات واَخلاق اچھے ہوں، تو بچوں کی عادات واَخلاق بھی خود بخود اچھے ہوجاتے ہیں، بصورتِ دیگر بچوں کے بگڑنے میں دیر نہیں لگتی۔

برادرانِ اسلام! اچھی تربیت کے چند ضروری آداب میں سے یہ بھی ہے، کہ بچوں کے اَحوال پر کڑی نظر رکھی جائے، ان کے طور طریقوں کو پَرکھا جائے، ان کے دوستوں پر بھی نگاہ رکھی جائے، انہیں اچھی صحبت اختیار کرنے کے فوائد بتاکر ترغیب دی جائے، اور بُری صحبت کے نقصانات بتاکر اس سے مکمل اجتناب کی تعلیم دی جائے؛ کہ نبئ کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا: «المَرْءُ عَلىٰ دِيْنِ خَلِيْلِه، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»[1] "آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے، تو تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ دیکھ بھال کر دوست بنائے!"۔

لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں پر کڑی نگاہ رکھیں، ان کا گھر میں اور باہر کہاں اور کن کن کاموں میں وقت صَرف ہوتا ہے، ذرائعِ اِبلاغ خصوصًا موبائل فونز اور انٹرنیٹ وغیرہ میں ان کی کیا سرگرمیاں ہیں، اور کس طرح کے لوگوں سے ان کے روابط ہیں، اس کا خاص خیال رکھیں، اور ہر ممکن حد تک انہیں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے دُور رکھنے کی کوشش کریں!!۔

حرفِ اخیر

عزیزانِ محترم! چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس مبارک دین نے ہر مُعاملے میں اہلِ ایمان کی رَہنمائی کی ہے، اور زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي هريرة، ر: ٨٤٢٥، ٣/ ٢٣٣.

دینِ اسلام نے ہماری رَہنمائی نہ فرمائی ہو، لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ دینِ اسلام کی روشن ودرخشاں تعلیمات پر عمل پیرا رہے، اسلامی آداب وتعلیمات جو نہایت آسان، سلیس اور دِلنشین ہیں، ان کی بجاآوری کرکے انعاماتِ ربّانی کا مستحق، اور اُسوۂ حَسنہ کا سچا پیروکار بن جائے، اپنی اولاد کو بھی اس کی تعلیم وتربیت دے؛ تاکہ وہ بھی شریعتِ مطہَّرہ کے اَحکام کی پابندی کے ساتھ ساتھ، اپنے سے بڑوں اور بزرگوں کا ادب واحترام کرنا سیکھیں، اور چھوٹوں کے ساتھ بھی نرمی اور شفقت سے پیش آئیں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے بڑوں کے ادب واحترام کی توفیق مرحمت فرما، اپنے بچوں کی اچھی تربیت کی سعادت عطا فرما، ان کے لیے ہمیں اچھی اچھی دعائیں کرنے کی توفیق نصیب فرما، انہیں اچھے اَخلاق وآدابِ مُعاشرت سکھانے کی ہمت وطاقت عطا فرما، ہمارے گھروں کو محبت، رَحمت اور شفقت کا گہوارہ بنا، ہمارے مابین محبت واُلفت کو راسخ فرما، ہمیں خوشحالی عطا فرما، تنگدستی سے بچا اور نظرِ بد سے محفوظ رکھ، ہمیں اپنی عبادت، نیک اعمال اور اپنے اَحکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.